امام خمینی اور وحدت اسلامی

محترمہ ڈاکٹر صاعقہ مہدی

تاریخ بشریت گواہ ہے میں کہ دنیا پر ہمیشہ دوطرح کی سیاست حکم فرمارہی ہے ۔ایک توحید ووحدت کی بنیادوں پر قائم الٰہی سیاست ہے جس کی تبلیغ واشاعت کا فریضہ پیغمبران خدا انجام دیتے رہے اور دوسری شرک وجہل اور تفرقہ پر مبنی طاغوتی سیاست ہے جس کی حمایت وسرپرستی ظالم اور اقتدار کی ہوس رکھنے والے لوگ کرتے رہے ہیں۔قرآن مجید میں سورۂ قصص کی چوتھی آیۂ کریمہ میں اس موضوع کی طرف یوں اشارہ کیا گیا ہے کہ'' فرعون روئے زمین پر قتل عام کرنے لگا اور لوگوں کے درمیان تفرقہ وپراگندگی پیدا کردی۔''

ظہور اسلام سے قبل انسانی معاشرہ مختلف قبائلی جماعتوں میں بٹاہوا تھا اور لوگ ایسے آداب ورسومات کے سایہ میں زندگی بسر کررہے تھے جو جہالت ،غرور، نفسانی خواہشات اور خود پسندی کی بنیادوں پر قائم تھیں ۔یہی وجہ ہے کہ معمولی سی بات پر لوگوں کے درمیان برسوں جنگ ہوا کرتی تھی ۔ ذراسی بات پر ایک قبیلہ دوسرے قبیلے کی جان کے پیچھے پڑجاتا تھا اور تاریخ کا بیان ہے کہ یہ قبائلی جنگ اکثر کئی نسلوں تک جاری رہا کرتی تھی۔

پیغمبر اسلامؐ عوام الناس کی ہدایت ورہنمائی کے لئے ایسے دور میں رسالت کے عہدے پر فائز کئے گئے جب دنیائے بشریت بالخصوص مغربی دنیا جاہلانہ تعصب ، انحراف اور بے راہ روی میں ڈوب چکی تھی اور ہر طرف ظلم وناانصافی کا دور دورہ تھا ۔ چنانچہ پیغمبر اسلامؐ کوصرف عرب معاشرہ کی اصلاح کے لئے ہی نہیں بلکہ تمام انسانی معاشروں کو ان کی اصلی فطرت یعنی راہ توحید کی طرف واپس لانے کے لئے مقرر کیا گیا۔ واضح رہے کہ طاغوتی سیاست کے دلکش مکروفریب اور ہتھکنڈوں میں گرفتار ہوجانے کی وجہ سے انسانی معاشرہ اپنی فطری اور حقیقی راہ سے منحرف ہوگیا تھا۔لہٰذا مرسل اعظمؐ کو یہ ذمہ داری سونپی گئی کہ جنگ ، نفاق ،خونریزی اور شرک کا کام تمام کرتے ہوئے صلح وصفا، خلوص ومحبت اور اخوت و برادری کو رواج عام عطا کردیں ۔یہی وجہ ہے کہ دیگر پیغمبروں کی طرح پیغمبرؐ اسلام نے'' قولوا لااله الا الله وتفلحوا '' کا نعرہ بلند کرکے اس دور کے تمام چھوٹے بڑے

شیطانوں اور خودساختہ باطل خداؤں کی تردید کردی اور دنیائے بشریت کو مخاطب کرتے ہوئے یہ اعلان کیا کہ جب تک تمام لوگ پرچم توحید کے سایہ میں جمع نہ ہوں گے کسی کو سعادت وسربلندی حاصل نہ ہوگی یعنی دنیائے بشریت کی سعادت کا واحد ذریعہ پرچم توحید ہے۔

پیغمبر کا یہ مذہبی نعرہ'' قولوا لااله الا الله وتفلحوا ۔'' درحقیقت ایک انقلابی نعرہ بھی تھا تاکہ اس کے ذریعہ عالم بشریت طاغوت، شرک، ظلم، ستم اور جہالت کے چنگل سے نجات حاصل کرلے کیونکہ یہی وہ اسباب وعوامل تھے جنھوں نے انسانوں کو دوگروہوں میں تقسیم کردیا۔ ایک گروہ دولت، طاقت اور جھوٹ کا متوالا ہوگیا اور دوسرا گروہ مظلوم اور پسماندہ ہوکر رہ گیا۔ لہٰذا ایک ایسے فکری انقلاب کی ضرورت تھی جولوگوں کے سماجی حالات میں تبدیلی پیدا کرسکے اور کعبہ کی چھت سے قولوا لااله الا الله کا نعرہ بلند کرتے ہوئے نسلی امتیازات اور طبقاتی اختلافات کا کام تمام کردے اور ہمیشہ قبائلی جنگوں میں گرفتار عربوں کو ایک دوسرے کا بھائی بنادے اور انھیں آپس میں اتنا متحد بنا دے۔ کہ اس دور کی عظیم ترین فوجی طاقتیں بھی ان کا مقابلہ نہ کرسکیں۔

لیکن افسوس کی بات ہے کہ آہستہ آہستہ مسلمان واعتصموا بحبل الله جميعاً وّلاتفرّقوا۔ کی ہدایت کو بھول گئے اور ان کی اس غفلت کی وجہ سے طاغوتی طاقتیں ان پر دوبارہ مسلط ہوگئیں ۔ظہور اسلام کے بعد وقت گزرتا رہا اور طاغوتی عناصر اسلام کی دشمن سازشوں کی وجہ سے وقت کی رفتار کے ساتھ مسلمانوں کے معمولی اختلاف میں روز بروز اضافہ ہوتا چلا گیا یہاں تک کہ اسلامی معاشروں نے ایک دوسرے کے خلاف محاذ آرائی شروع کردی اور خونریزی و برادرکشی کا بازارگرم ہوگیا۔ اور اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ اسلام کے جانی دشمنوں کے مقابلے میں امت اسلامیہ دن بہ دن کمزور ہوتی چلی گئی۔

غور طلب بات ہے کہ مختلف النوع توراۃ وانجیل کے حامل عیسائی ویہودی اگر اسلام دشمنی میں باہم متحد ہوسکتے ہیں تو آخر وہ کونسی چیز ہے جس کی وجہ سے مسلمان گوناگوں اسباب وعوامل اتحاد مثلاً ایک خدا، ایک پیغمبرؐ ایک آسمانی کتاب اور ایک قبلہ وغیرہ) کے ہوتے ہوئے بھی آپس میں متحد نہیں رہ سکتے۔

اس موقع پر مناسب معلوم ہوتاہے کہ جامع الازہر کے ممتاز پروفیسر اور مشہور ومعروف سنی عالم دین عبدالمقعال صلیدی کے مشہور مقالے'' علی ابن ابی طالب وتقریب بین المذاہب'' کی

مندرجہ ذیل عبارت کی طرف اپنے محترم قارئین کی توجہ مبذول کی جائے جس میں موصوف اتحاد کی نعمتوں اور تفرقہ کی لعنتوں کی طرف واضح اشارہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ ''حضرت علی ابن ابی طالبؑ کو یہ عظمت وفضیلت حاصل ہے کہ وہ اسلامی مذاہب کے درمیان تقریب وقربت کے اوّلین بنیان گزار تھے۔ تاکہ مسلمان نظریاتی اور فکری اختلافات وانتشار و پراگندگی کا سبب قرار نہ پائیں اور مختلف جماعتوں پر عداوت و دشمنی کی گرد نہ بیٹھنے پائے بلکہ عقائد ونظریات میں اختلاف ہوتے ہوئے بھی تمام مسلمان باہمی اتحاد اور وحدت اسلامی کی حفاظت کرتے ہوئے ایک دوسرے کے بھائی کی حیثیت سے زندگی بسر کریں اور ہر شخص اپنے بھائی کو اظہار خیال کے لئے آزاد چھوڑ دے... حضرت علی کی یہ فضیلت ان کی خاندانی شرافت، پیغمبرؐ سے قرابتداری اور ایمان میں سبقت جیسی اہم فضیلتوں سے کم نہیں ہے۔''

مذہب اسلام کے ممتاز علماء دین مثلاً مرحوم علامہ امینی، شیخ مفید، شیخ محمود شلتوت، سید قطب اور سید جمال الدین اسد آبادی جیسے سنی اور شیعہ ماہرین علوم اسلامیہ اتحاد بین المسلمین کی اہمیت کو اچھی طرح سمجھ چکے تھے اسی وجہ سے ان لوگوں کا عقیدہ وایمان یہ تھا کہ اتحاد بین المسلمین کے ذریعہ ہی مسلمانو کو عزت وسربلندی حاصل ہوسکتی ہے۔ چنانچہ یہ لوگ ہمیشہ مسلمانوں کے درمیان اتحاد اور وحدت کو اس حقیقت کی طرف متوجہ کرتے رہے کہ مذہب اسلام کی پیروی کرنے والوں کے درمیان اختلافات کی نوعیت ایسی نہیں ہے کہ ان کے درمیان اتحاد نہ قائم ہوسکے۔

سنی اور شیعہ بھائیوں کے درمیان وحدت واتحاد ہی وہ عملی راستہ ہے جس کے ذریعہ اسلام عزیز کی عظمت دیرینہ کو دوبارہ حاصل کیا جاسکتا ہے۔ ایک وقت ایسا بھی تھا کہ اسلام کی عظمت و سربلندی نے ساری دنیا کو تحت الشعاع میں ڈال رکھا تھا اور اقتصادی، ثقافتی اور فوجی اعتبار سے مسلمانوں کو دنیا کی دوسری قوموں پر غلبہ حاصل تھا اور ان میں قیادت ورہبری کی جملہ صفات بدرجۂ اتم موجود تھیں۔ لیکن ایک وقت وہ آیا کہ اسلام دشمن سازشوں نے مسلمانوں کو چاروں طرف سے گھیر لیا۔ ان میں سے زیادہ خطرناک سازش مسلمانوں کے درمیان تفرقہ اندازی اور اختلاف پروری ہے جس کی وجہ سے امت واحدہ ٹکڑے ٹکڑے ہوگئی اور مسلمان اس ذلت و رسوائی کا شکار ہوگئے جس کا عصر حاضر میں ہم سبھی لوگ مشاہدہ کررہے ہیں۔

یہ دور مسلمانوں کی بیداری کا دور ہے اور یہ حقیقی اسلامی شخصیت کو دوبارہ حاصل کرنے کا

زمانہ ہے۔ یہ جھوٹ، جعل سازی، مکروفریب اور تحریف وخرافات کے دلکش پردوں کو چاک کردینے کا وقت ہے اور یہ اندھے تعصب و نامناسب جذبات سے علیحدگی اختیار کرتے ہوئے روشنی کی طرف گامزن ہونے کا زمانہ ہے تاکہ اس الٰہی نور کی مدد سے ان چہروں کی شناخت میں کوئی دشواری نہ ہو جو نام نہاد خلوص وعقیدت کی آڑ میں مسلمانوں کے درمیان اختلاف اور تفرقہ اندازی کی حوصلہ افزائی کررہے ہیں۔ اس کے برعکس اس نور کی روشنی میں ان لوگوں کو بھی پہچانا جاسکتا ہے جن کے دل میں اسلام کا درد ہے اور جو مسلمانوں کے درمیان وحدت اسلامی کی تشکیل کے خواہاں ہیں۔ دوست ودشمن کی مکمل شناخت کے بعد ہی قرآن حکیم کے اس پیغام کو عملی جامہ پہنایا جاسکتا ہے۔ "محمّد رّسولُ الله والذین معه اشدآء علی الکفار رحمآء بینهم"

واضح رہے کہ اسلام کی تبلیغ واشاعت اور اسلام دشمن عالمی سامراج کے خلاف کامیاب جدوجہد کیلئے اتحاد بین المسلمین کو بنیادی حیثیت حاصل ہے۔ اور اس عظیم مقصد کو حاصل کرنے کیلئے ہمیں ایسے طاقتور اسلامی محاذ کی تشکیل کرنی چاہئے جو ہر قسم کی سیاسی اور ثقافتی خوبیوں سے مالامال ہو۔

دور حاضر میں اسلام دشمن طاقتوں کے منہ پر بھرپور طمانچہ رسید کرنے والے قائد انقلاب اسلامی امام خمینی اتحاد بین المسلمین اور وحدت اسلامی کے سلسلے میں ارشاد فرماتے ہیں۔

''وحدت اسلامی وہ اہم چیز ہے جس کی قرآن مجید نے بڑی تاکید کی ہے اور تمام آئمہ علیہم السلام نے مسلمانوں کو وحدت واتحاد کی دعوت دی ہے۔ درحقیقت اسلام کی طرف دعوت دینا وحدت واتحاد کی طرف دعوت دینا ہے تاکہ کلمہ توحید کے سایہ میں سب لوگ آپس میں متحد رہیں لیکن آپ لوگ اس حقیقت سے بخوبی واقف ہیں کہ دشمنان اسلام نے وحدت اسلامی کو عملی جامہ نہیں پہنے دیا اور بالخصوص دور حاضر میں ان لوگوں نے مسلمانوں کے درمیان اختلافات کو اور زیادہ بڑھا چڑھا کر پیش کیا ہے کیونکہ اسلام دشمن جماعت کے ماہرین سیاست اس حقیقت سے بخوبی واقف ہوچکے ہیں کہ اگر تمام اسلامی جماعتوں کے درمیان اتحاد قائم ہوگیا اور مسلمانوں کے درمیان وحدت اسلامی قائم ہوگئی تو دنیا کی بڑی سے بڑی طاقت ان کا مقابلہ نہیں کرسکتی اور نہ ہی مسلمانوں پر غلبہ حاصل کرنے کا خواب دیکھ سکتی ہے۔ اسی وجہ سے اسلام دشمن طاقتوں نے اپنے شرمناک اور ناجائز مقاصد میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے تمام مسلمانوں کے درمیان تفرقہ اندازی کی رفتار تیز کردی۔''

یہاں اس حقیقت کی طرف اشارہ کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ملت اسلامیہ ایران نے

وحدت کلمہ اتحاد اور اسلامی اخوت وبرادری (سنی شیعہ اتحاد) کی طاقت سے ظلم و ناانصافی اور اسلام دشمنی کی بنیاوں پر قائم ڈھائی ہزار سالہ شہنشاہی کو اپنے پیروں سے رونڈ ڈالا اگر چہ اس حکومت کو شیطان بزرگ امریکہ اور دنیا کے دیگر چھوٹے بڑے شیاطین کی بھر پور حمایت حاصل تھی اور ایرانی عوام خالی ہاتھ تھے۔ ظالم شاہی حکومت کے زوال کے فوراً بعد بڑی طاقتوں نے اپنی زرخرید غلام اور اسلام دشمن صدام کے ذریعہ ایرانی عوام پر جنگ مسلط کردی۔ لیکن ایرانی عوام نے شجاعت اور جوانمردی کے ساتھ دشمن کی فوجوں کا ڈٹ کر مقابلہ کیا اور محاذ جنگ پر اپنی شجاعت اور ثابت قدمی کے ذریعہ دنیا والوں پر یہ ثابت کر دیا کہ تقریباً ساڑھے تین کروڑ ایرانی مسلمان باہمی اتحاد اور وحدت اسلامی سہارے اپنی باہمی عزت وسربلندی اور عظمت ووقار کی حفاظت پر پوری طرح سربلندی اور عظمت ووقار کی حفاظت پر پوری طرح قادر ہیں۔ اور دنیا کی بڑی طاقتوں سے بے نیاز آزاد زندگی بسر کررہے ہیں۔ اگر یہ اتحاد دنیا کے ایک ارب سے زائد مسلمانوں کے درمیان قائم ہوجائے تو اسلام ور مسلمانوں کی عظمت وسربلندی کا عالم کیا ہوگا۔

بہر حال مسلمان علماء ودانشوروں کی ذمہ داری ہے کہ خداوند قادر متعال کی طاقت پر بھروسہ اور اعلیٰ اسلامی تعلیمات کی پیروی کرتے ہوئے اپنی بھر پور کوشش جاری رکھیں اور وحدت اسلامی کی زمین ہموار کرنے میں لگے رہیں کیونکہ فقط اتحاد کے سایہ میں ہی مسلمان حقیقی ''راہ اسلام'' کی پیروی کرسکتے ہیں۔ اور اسلام کی عظمت رفتہ کو دوبارہ حاصل کرکے دنیا کے ایک ارب سے زیادہ مسلمانوں کے مستقبل کو روشن وتابناک بنا سکتے ہیں۔

علماء ودانشوروں کے ارشادات کی روشنی میں

☆ عرب کو کسی غیر عرب پر اور غیر عرب کو کسی عرب پر کوئی فضیلت حاصل نہیں ہے۔ بالکل اسی طرح گوری چمڑی والے کو سیاہ فام پر اور سیاہ چمڑی والے کو گوری چمڑی والے پر بھی کوئی فضیلت نہیں ہے۔ (حضرت پیغمبر اسلامؐ)

☆ میں نے پیغمبرؐ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ لوگوں میں امن وامان قائم رکھنا روزہ ونماز سے بہتر ہے۔ (حضرت علی علیہ السلام)

☆ سبھی مسلمان ایک دوسرے کے بھائی اور آپس میں سب لوگ برابر ہیں۔ ان لوگوں کے

درمیان کسی طرح کا کوئی امتیاز نہیں ہے ۔ لہٰذا تمام لوگوں کو پرچم توحید کے سایہ میں متحد رہنا چاہئے۔(امام خمینیؒ)

☆ سیاست نے برادران اہل سنت اور شیعوں کو ہمیشہ ایک دوسرے سے علیحدہ رکھا ہے لیکن اب سیاست کو چاہئے کہ وہ ان دونوں جماعتوں میں وحدت اسلامی پیدا کرے۔(سید عبد الحسین شرف الدین)

☆ اسلامی ممالک میں زندگی بسر کرنے والے ہم سبھی مصنفین واہل قلم، تمام اختلافات کے باوجود خدا کی وحدانیت اور پیغمبرؐ کی نبوت کے سلسلے میں مشترکہ عقائد کے حامل ہیں۔(علامہ امینی)

ایک ہوں مسلم حرم کی پاسبانی کے لئے
نیل کے ساحل سے لیکر تا بخاک کاشغر

(علامہ اقبال)

☆ خداوند عالم، قرآن کریم اور وحدت اسلامی کے نام پر میں سنی اور شیعہ دونوں دانشوروں کو باہمی اتحاد کی دعوت دیتا ہوں۔ (شیخ شلطوط)

☆ برادران اہل سنت اور اہل تشیع کے درمیان کوئی اختلافات نہیں ہیں۔ یہ محض سامراجی طاقتیں ہیں جو مسلمانوں کے درمیان عدم اتحاد برقرار رکھنے کے لئے اختلافات کی حوصلہ افزائی کرتی ہیں۔(شیخ محمد کفتارو)

☆ میں بارگاہ خداوندی میں دعا کرتا ہوں کہ وہ تمام مسلمانوں کو جہالت ، عدم اتحاد اور تنہا پسندی کی تاریکی سے نجات عطا کردے اور ان کے قلب کو باہمی اتحاد اور اخوت وبرادری کے نور سے روشن ومنور کردے۔ (آیت اللہ العظمیٰ بروجردی)

☆ اسلام ہی وہ مذہب ہے جو عقیدہ وعمل دونوں میدان میں نسل پرستی کی تردید کرتے ہوئے انسان کی اعلیٰ صفات پر یقین رکھتا ہے۔ (ڈاکٹر علی شریعتی)

☆ اگر ہم سنی اور شیعہ دونوں فرقوں کے بنیادی عقائد اور اصولوں کا مطالعہ کریں تو ہم دیکھیں گے کہ دنیا کے تمام مسلمان شیعہ ہیں کیونکہ ہر مسلمان اہل بیت پیغمبرؐ سے محبت کرتا ہے ۔ بالکل اسی طرح دنیا کے تمام مسلمان سنی ہیں کیونکہ ہر مسلمان پیغمبرؐ کی ان تمام سیرتوں پر عمل کرتا ہے جو مستند اور موثق ذریعہ سے حاصل ہوئی ہیں۔ (آیت اللہ قمی)